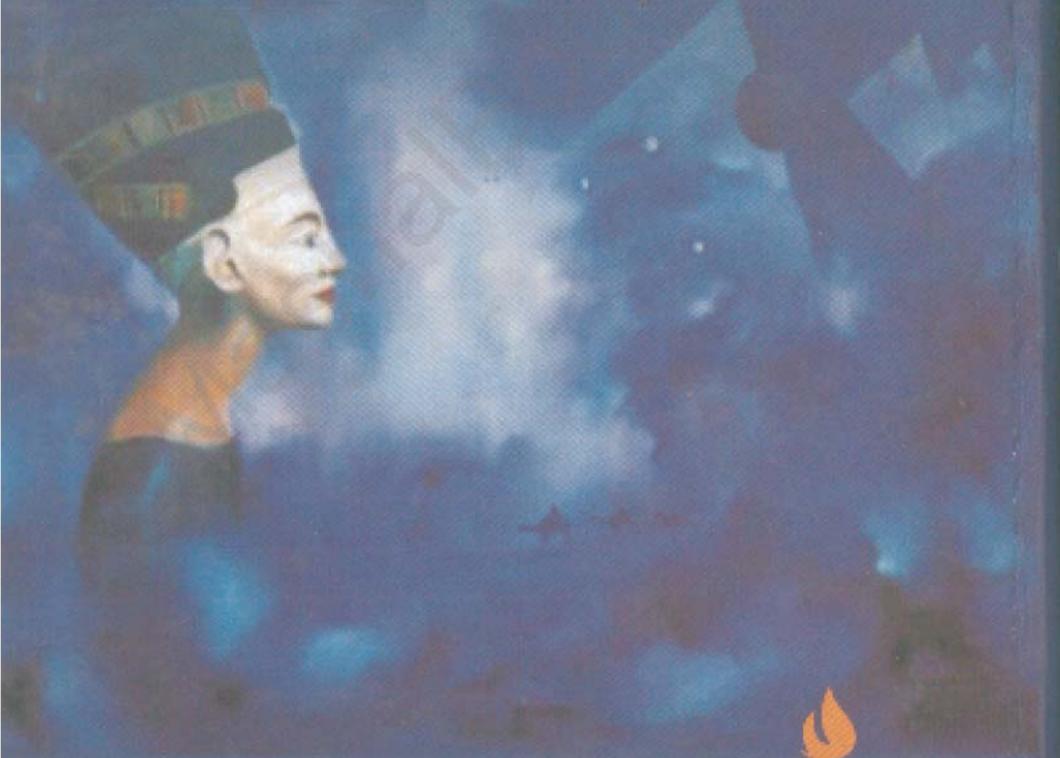


انسانی تہذیب کے پانچ دور

ولیم میک گاگی

ترجمہ: حسن عابدی



مشعل

میرے والدین کے نام!

جنہوں نے بیسویں صدی میں 178* برس اکٹھے بسر کیے۔ ان میں سے 120 برس انہوں نے بہ طور شادی شدہ جوڑے کے گزارے۔

اور

میرے بھائی اینڈریو کے نام!
جس کا حال ہی میں انتقال ہو گیا ہے۔

* : پُرسرت زندگی بسر کرنے کی جانب مصنف کا یہ ایک خوب صورت اشارہ ہے۔

تفکر

بن ہنری کٹ، جین ہیلی سن، مارک ویلٹر، لٹی ڈوگ، اینڈریو نووی، جیکل کرامر، شیلا ملکا رگی، جروائے پیئرٹ اور رابرٹ ملر کا شکر یہ جنہوں نے مسودے کو پورا یا جزوی طور پر پڑھا اور نہایت کارآمد مشوروں سے نوازا۔

کمپیوٹر کی سہولت مہیا کرنے کے لیے مارک شیلے کا، (انگریزی ایڈیشن کے) کورڈینیشن کے لیے کیتھی کروگر کا شکر یہ۔ ہم نلسن اور جوشوارز برگ کا شکر یہ کہ انہوں نے بہت مدد کی۔ اور بے شمار ناشرین کا شکر یہ کہ انہوں نے بہت سامواد نقل کرنے کی اجازت دی۔

نہایت کارآمد تبصرے کیے۔

نہایت کارآمد مشورے دیے۔

ترتیب

کتاب کے متن کا خلاصہ 7 الگ الگ باب کا خلاصہ 9

حصہ اول

19	عالمی تاریخ میں قرینے (Pattern) کی تلاش	پہلا باب
65	مذہبوں سماج میں تفریق کرنے والے ادارے	دوسرا باب
113	شخصیت اور عقیدہ	تیسرا باب

حصہ دوم

163	پہلی تہذیب کی مختصر تاریخ زمانہ قبل از تاریخ	چوتھا باب
213	دوسری تہذیب کی مختصر تاریخ	پانچواں باب
263	تیسری تہذیب کی مختصر تاریخ	چھٹا باب
315	چوتھی تہذیب کی مختصر تاریخ	ساتواں باب

حصہ سوم

367	عوام کے تجربے پر تہذیبی ٹیکنالوجیز کا اثر	آٹھواں باب
411	تہذیبی ٹیکنالوجیز کی مختصر تاریخ	نواں باب
457	تاریخ کا استعمال: مستقبل کی پیش گوئی کے لیے	دسواں باب
503	پانچویں تہذیب کی اطلاع	گیارہواں باب

MashalBooks.com

کتاب کے متن کا خلاصہ

وہ کون سے واقعات ہیں جنہیں تاریخ میں شامل کیا جانا چاہیے؟ اس سوال پر اختلاف پایا جاتا ہے اور جب سوال عالمی تاریخ کا ہو تو یہ سوال اور بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ اگر تاریخ ایک خاص نچ کے واقع پر مشتمل ہو تو یہ معاملہ یوں ہو جاتا ہے کہ وہ کون سا وقوعہ یا واقعہ ہے جو معاشرے کے ایک سے دوسرے مرحلے میں داخل ہونے کے عمل کی بہترین ترجمانی کرتے ہیں۔ جیسے چھوٹے چھوٹے قبائلی سماج کا بڑے اور کثیر آبادی والے معاشرے میں داخل ہونے کا عمل، جو ہمیں امریکا اور چھوٹی قوموں میں نظر آتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی وقوعہ ایک سے دوسری صورت حال تک پہنچنے میں براہ راست معاون ہو لیکن وہ بہت سے ٹکڑوں میں بٹا ہوا ہوتا ہے اور اس کی مختلف سمتیں ہوتی ہیں۔ ایسے میں عالمی تاریخ کو یہ معاملہ درپیش ہوتا ہے کہ ان اجزا کا تعین کرے اور یہ معلوم کرے کہ تاریخی موڑ کہاں آتے ہیں۔ اس کے بعد تمام تر انسانی تجربے کو ادوار میں تقسیم کرنا ہوتا ہے اور ادوار میں بانٹنا ہوتا ہے، جن کا تعلق یکے بعد دیگرے آنے والی تہذیبوں سے ہوتا ہے۔

اس کتاب کو عالمی تاریخ میں درج ذیل قرینہ نظر آیا۔

جیسا کہ ہمیں معلوم ہے تہذیب کا آغاز چار ہزار سال قبل مسیح کے دوران میں مصر اور میسوپوٹیمیا کی ابتدائی شہری ریاستوں کے فروغ سے ہوا۔ پہلے تین ہزار برس تک سماجی ترقی کے عمل میں وہ مقصد جو سب پر حاوی تھا، سیاسی حکمرانوں کے ہاتھوں میں طاقت کا ارتکاز تھا، یعنی مخصوص علاقوں پر بالادستی۔ حکمرانوں نے فوجی طاقت استعمال کر کے اقتدار حاصل کیا۔ شہری ریاستوں سے انہوں نے سلطنتیں اور بادشاہتیں قائم کیں۔ پہلی تہذیب کے عروج تک چار عالمی سلطنتیں قائم ہو چکی تھیں۔ دوسری صدی قبل مسیح تک پرانی دنیا پر ان کی بالادستی تھی۔ یہ تھیں، روم، فارس، کشن اور ہنس چینی سلطنتیں۔ (مایا کلچر نی دنیا میں شمولیت کے لیے اپنے

کلاسیکی دور سے گزر رہا تھا۔ پھر یہ ہوا کہ مہذب سلطنتوں پر حملہ کر کے انہیں تہس نہس کر دیا۔ اس طرح وہ دور تمام ہوا۔

دوسرا تاریخی دور پہلے ہزار سالہ قبل مسیح کے وسط سے شروع ہوا۔ یہ دور فلسفیوں، پیغمبروں اور مذہبی مفکروں کے گروہ سے عبارت تھا۔ یہیں سے فلسفے کے مکاتب اور فلسفیانہ معتقدات پر مبنی مذہب وجود میں آئے۔ اس دور کی تاریخ تین عالمی مذاہب کی مقبولیت سے عبارت ہے۔ بدھ مت، مسیحیت اور اسلام، اور وہ دوسرے مذاہب جن کی تخلیق ان کے باہمی میل جول سے ہوئی۔ آخر میں یہ عالمی مذاہب فوجی طاقت کے ساتھ اور نظریاتی طور پر بھی سیاسی سلطنتوں کی طرح ایک دوسرے سے متصادم ہوئے۔ سال کے دوسرے ہزارے کے وسط میں یہ دور بھی اختتام کو پہنچا جب مذہبی جنگوں اور تشدد کے رویے نے عوام کو ان سے متنفر کر دیا۔ تیسرا دور یورپی تہذیب کے علاقائی اور تہذیبی فروغ سے شروع ہوا، جس کا تعلق

نشأۃ ثانیہ سے تھا۔ چودھویں اور پندرہویں صدی عیسوی کے دوران میں جدید کاروباری ادارے قائم ہوئے، یونیورسٹیوں میں سیکولر علم کے نئے معیارات اور معمولات کو رواج ملا اور دُنیا بھر میں پھیلے ہوئے بہت سے معاشرے سمندر کی راہ سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑ گئے۔ ابتدائی زمانے میں سمندروں کے درمیان سفر اور نئے بحری راستوں کی دریافت نے بحر اطلانتک سے متصل قوموں میں سیاسی اور تجارتی رقابتوں کو جنم دیا۔ اس سے نوآبادیات وجود میں آئیں۔ غیر یورپی قوموں کو غلام بنایا جانے لگا۔ سائنسی، صنعتی اور جمہوری انقلابات رونما ہوئے اور ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کی بہ دولت نئے جنگی اسلحہ کے ساتھ جنگیں ہوئیں۔ ان کا انجام پہلی اور دوسری عالمی جنگوں کی صورت میں سامنے آیا۔ بالآخر اس کا رد عمل ہوا اور ساری دُنیا یورپ کی اس مہم جوئی کی لپیٹ میں آ گئی۔

تہذیب نے اس چوتھے دور میں نہایت سنجیدہ مقاصد کو قدرے سکون اور عافیت سے ہم کنار کرنے کے لیے عام تفریح کی طرف اپنا رخ کیا۔ محنت کش مرد اور عورتیں جو صنعتی معاشرے میں مشینوں میں جکڑے ہوئے تھے، ان میں فطری طور پر یہ خواہش پیدا ہوئی کہ فرصت کے اوقات میں اپنے اعصاب کو سکون دینے کے لیے ہلکی پھلکی تفریحات کا سہارا لیں۔ الیکٹرانک کی بتائی ہوئی ترکیبوں نے جس کے تحت لطیف جمالیاتی مرقع کو محفوظ کر کے نشر کرنا ممکن ہو گیا، ایک نیا کلچر وجود میں آیا جو ”ابلاغ عامہ“ سے منسلک ہو گیا۔ اوپیرا میں رقص اور عوامی

تھیٹر میں زندہ ناچ گانے کی جگہ موٹن چکرز اور وڈیو ٹیلی وژن کی نشریات نے لے لی۔ راک این رول کی موسیقی نے بین الاقوامی کلچر پیدا کیا جو نوجوانوں سے مخصوص تھا۔ برقی ذرائع سے خبروں کی ترسیل اور تفریح کے نظام نے سیاسی عمل کو اچانک بدل دیا۔ جمے جمائے مذہب میں رخنے ڈال دیے، بچوں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے سکولوں کے ساتھ اس کا مقابلہ ہوا اور تجارتی مصنوعات کے خرید و فروخت کا کام اپنے ذمے لے لیے۔

اب اس چوتھے دور میں انسانیت کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی توانائی کے ساتھ پانچویں دور کے دہانے پر کھڑی ہے۔ اس کی تاریخ جو مستقبل میں مرتب ہوگی، ابھی تو قیاس پر ہی مبنی ہے۔

اس کتاب کے اوراق میں ایک دوسری لہر بھی کام کر رہی ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ ہر تہذیب کا آغاز ایک نئی بالادست ٹیکنالوجی کے کلچر کے ساتھ ہوا۔ پہلی تہذیب بالکل ابتدائی تحریر یا مجرد علامتوں کے ساتھ شروع ہوئی۔ دوسری حروف تہجی کی تحریر کے ساتھ، تیسری، یورپ میں چھپائی کے ساتھ اور چوتھی مواصلات کی برقیاتی ٹیکنالوجی کے ساتھ اور اب پانچویں کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے ساتھ۔

یہ چاروں تہذیبیں اپنی پوری ترقی یافتہ صورت میں نمودار ہوئیں، چنانچہ ان میں سے ہر ایک کی مختصر تاریخ کے ساتھ اس کتاب میں تہذیبی ٹیکنالوجی کی تاریخ بھی شامل کر لی گئی ہے۔ کلچرل ٹیکنالوجی اور نجی یا سماجی اقدار کے مابین جو تعلق ہے، اس پر بھی بحث کی گئی ہے۔ اور یہ کتاب ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ معاشرے کا ارتقائی عمل کس طرح اسے بتدریج پیچیدہ اور اجتماعی اداروں کے نظام میں تبدیل کر دیتا ہے، بدلتے ہوئے عقائد کی نشان دہی کرتا ہے، یکے بعد دیگرے آنے والی تہذیبوں میں مثالی شخصیات تبدیل ہو جاتی ہیں اور یوں ہم قیاس کرتے ہیں کہ پانچویں تہذیب کے دور میں جسے زمانہ خمسہ کہا گیا ہے، آئندہ تاریخی واقعات کیا رخ اختیار کریں گے۔

الگ الگ باب کا خلاصہ

پہلا باب: تاریخی مطالعہ کا ایک اہم جز یہ معلوم کرنا ہے کہ ہمہ گیر انسانی تجربے کا ایک ڈیزائن یا نمونہ کیا ہے۔ عالمی تاریخ واقعات کا مجموعہ ہے۔ یہ واقعات ہمیں بتاتے ہیں کہ ایک صورت حال سے دوسری تک پہنچنے میں انسانیت نے کس طرح ترقی کی اور وہ جو پہلے

نسبتاً کم پیچیدہ معاشرہ تھا، زیادہ پیچیدہ بن گیا۔ دُشوار مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ تاریخ میں موڑ کہاں آتا ہے۔ ایسے مواقع آتے ہیں جب دو بنیادی طور پر یک سر مختلف تہذیبوں کے درمیان خط تقسیم واضح طور پر نظر آتا ہے۔ اس کے مقابلے میں وہ تاریخ جو کسی خاص اقوام یا گروہوں کے تجربوں پر مبنی ہے، اس کتاب میں اس کے معاشرے کی ساخت اور اقدار میں تبدیلیوں کو بیان کیا گیا ہے۔ نئی تہذیبی ٹیکنالوجیز کے رواج سے نئے ڈھب کے عوامی تجربے کے لیے گنجائش نکل آئی ہے۔ یہ عبوری مرحلہ عالمی تاریخ کے کامیاب ادوار کی تعریف متعین کرتا ہے۔ تہذیبیں معاشرے کی طرح عروج و زوال کے مرحلے سے نہیں گزرتیں بلکہ تہذیبی نظام گزشتہ تہذیبوں پر اپنی تعمیر کرتے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ تہذیبیں عالم گیر نظر آتی ہیں۔ اس طرح عالمی تاریخ کو ایک ہی نظر میں دیکھ لینا ممکن ہوتا ہے۔

دوسرا باب: ایک بتدریج پیچیدہ ہوتے ہوئے معاشرے میں تاریخ اس کے ساتھ ہی سفر کرتی ہے۔ تخصص پر مبنی ادارے پہلے سے زیادہ وجود میں آچکے ہیں۔ جب تہذیبیں اوّل بحیرہ روم کے مشرقی علاقے میں نمودار ہوئیں تو تہذیب یافتہ معاشرے اداروں میں تبدیل ہو چکے تھے۔ ان میں سیاسی اور مذہبی دونوں طرح کی طاقت شامل تھی۔ پہلے تاریخی دور میں سیاسی عمل نے مذہب اپنا تعلق ختم کر دیا تھا۔ شاہی حکومتوں نے اسلحہ کے زور پر وسیع علاقوں پر مشتمل سلطنتیں قائم کرنی شروع کر دیں۔ البتہ فوجی خون ریزی، سفاکی اور بے انصافیوں نے اس خواہش کو لوگوں میں بیدار کیا کہ اس دُنیا کو زیادہ معقول اور صلح و آشتی کی دُنیا ہونا چاہیے، جس کے معیارات کا اظہار فلسفیوں کے انکار میں ہوا۔ وقت گزرنے کے ساتھ فلسفے کو اپنے اظہار کی راہ مذہب کے لازمی وجود میں مل گئی۔ اس کے بعد افکار پر مبنی مذاہب کا زمانہ آیا جو قومی حدود سے نکل کر دور تک پھیل گیا۔ جسے ”عالمی مذاہب“ کا نام دیا گیا۔ نتیجہ یہ کہ مذاہب نے جہد آزما سلطنتوں کی صورت اختیار کر لی اور دُنیاوی اقتدار کے حصول کی خاطر لڑنا شروع کر دیا۔ اب ایک وقت آیا جب روحانی جارحیت سے الگ تحریک شروع ہوئی جو زیادہ سیکولر، لطیف احساسات کی حامل اور مخصوص کاروباری مقاصد رکھتی تھی۔ یورپی تلاش اور تجسس اور نوآبادیاتی توسیع کا یہ دور پندرہویں صدی عیسوی میں شروع ہوا۔ اس نے ان قدروں کو پھیلایا جو دولت کی پیدا کردہ تھیں اور دولت کی ہی تام جہام اور طمطراق سے اس کا تہذیبی رشتہ تھا۔ پھر پہلی بار ایسا ہوا کہ مغرب کی توسیع پسندی کی بدولت ساری

دُنیا کے عوام کا ایک دوسرے سے رابطہ پیدا ہوا۔ دو جنگوں کی ہلاکتوں کے بعد یہ تیسری تہذیب عوامی تفریحات کے نئے کچھڑ میں ضم ہونے لگی۔ اب عام لوگوں کو تفریح مہیا کرنا ایک سنجیدہ کاروبار بن گیا تھا۔ ان کی توجہ حاصل کرنا اور اسے برقرار رکھنا طاقت اور دولت کے حصول کا ذریعہ بن گیا۔

تیسرا باب: حکومت کے ادارے، دُنیا کا مذہب، تجارت اور تعلیم، عوام پسند تفریحات، ان سب میں روحانی وسعت اور پہنائی ہوتی ہے اور ان کے رشتے اپنے اپنے عقائد کے نظام سے، اور پُرکشش شخصیات کے تعلق سے واسطہ ہوتے ہیں۔ وسیع تر معنوں میں ہر ایک کا اپنا ”مذہب“ ہوتا ہے۔ مذہب سے ان عقائد کا اظہار ہوتا ہے جو بنیادی سوالوں سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ خاص نمونوں کی شخصیتوں کو آگے بڑھاتے ہیں۔ قبائلی لوگ فطرت کی پرستش کرتے تھے۔ ”اس سے افراد کو اپنی ہی اجتماعی انسانی طاقت کی پرستش کا راستہ نکل آیا۔“ شہری مذہب جو حکومتوں کی خدمت کرتے تھے، ان میں پرستش کی سابقہ صورتوں کی نشانیاں ملتی تھیں۔ پھر پیغمبروں اور فلسفہ دانوں نے اس طرح کے اختیار کو چیلنج کیا۔ انہوں نے ایک نئی طرح کے مذہب کی تخلیق کی جسے معتقدات میں مرتب کیا جا سکتا تھا۔ ان معتقدات کی پابندی نے جنت میں داخلے کی راہ کھول دی۔ تجارت اور تعلیم کے دور میں مذہب نے اس دُنیا کے معاملات پر زیادہ توجہ دی۔ اس کے ماننے والوں کا عقیدہ اس پیسے پر تھا جسے وہ کامیاب پیشے کے توسط سے یعنی فنون اور موسیقی میں بڑائی حاصل کر کے کماتے تھے۔ برقیاتی ٹیکنالوجی کی ایجاد نے، جس کی بدولت جیتے جاگتے اداکاروں کے لطیف اور کیف آور حسن کو گرفت میں لے لیا جاتا ہے، برجستہ اور فوری چہرہ نمائی کا کچھ تخلیق کیا ہے، جس میں پوری اجتماعی برادری شریک ہو سکتی ہے۔ یہ ہمہ گیر اور بھرپور تفریحات کی دُنیا چند اچھا لکھنے والے لوگوں کو شہرت اور دولت عطا کرتی ہے، وہی لوگ جنہیں اس کے ”شو“ میں شرکت کا موقع ملتا ہے۔ لیکن ہلکی پھلکی گپ شپ رکھنے والے اخباری کالم یہ بھی انکشاف کرتے ہیں کہ ان زرق برق لوگوں کے بھی بہت سے مسائل ہیں۔

چوتھا باب: اولین تہذیب کی تاریخ حکومت کی تاریخ ہوگی جس میں جنگوں کے تجربے اور شاہی خاندانوں کی تبدیلیوں کا بیان ہوگا۔ یہ ایسی تاریخ ہے جسے لوگ بالعموم جانتے ہیں۔ شاہی حکومتیں شہری ریاستوں کے قیام کے ساتھ وجود میں آئیں اور جب